## 43496 ـ کمر کے نچلے حصہ میں شدید درد کا شادی میں مانع ہونا

### سوال

میں اٹھائیس برس کا جوان ہوں الحمد للہ میری ملازمت اور آمدنی اچھی ہے، لیکن ایک برس سے مجھے کمر کے نچلے حصہ میں شدید درد رہتی ہے، میرے والدین میری شادی کرنا چاہتے ہیں، میں حیران ہوں آیا شادی کروں یا نہ کروں ؟
برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اس میں صحیح عمل کیا ہو گا آیا میں شادی کے معاملات پورے کر لوں ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کو چاہیے کہ اپنا کسی سپیشلسٹ ڈاکٹر سے چیک اپ کرائیں، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ درد اولاد پیدا کرنے میں یا پھر ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر اثرانداز ہوتی ہے، یا پھر اس درد کی موجودگی میں آمدنی اور ملازمت قوی طریقہ سے نہیں ہو سکتی تو آپ کے لیے ضروری ہوگا کہ جس سے شادی کر رہے ہیں اس کو اپنی حالت واضح کریں.

اگر تو وہ اسے قبول کر لیتی ہے تو آپ کے لیے اس سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جب آپ اس کو یہ بیان نہیں کرینگے تو آپ نے اسے دھوکہ دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی دھوکہ دیا اور فراڈ کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 102 ).

ہم نے جو بیان کیا ہے وہ اس راجح قول پر مبنی ہے کہ جس عیب سے بھی نکاح کا مقصد متاثر ہوتا ہو اس کو واضح کرنا واجب ہے، اور اس کو چھپانے کے بعد معلوم ہو جانے کی صورت میں فسخ نکاح کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور یہ قیاس کہ: ہر وہ عیب جس سے خاوند یا بیوی متنفر ہوتا ہو اور اس سے نکاح کے مقاصد محبت و مودت جیسا مقصد حاصل نہ ہوتا ہو اس سے اختیار واجب ہو جاتا ہے "

دیکھیں: زاد المعاد ( 5 / 166 ).

اور ایك مقام پر لکھتے ہیں:

" جو کوئی بھی صحابہ کرام اور سلف کے فتاوی جات پر غور کریگا اسے یہ معلوم ہوگا کہ انہوں نے کسی عیب کو چھوڑ کر کسی عیب کو مخصوص نہیں کیا "

اور ان کا کہنا ہے:

" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے شخص پر اپنے سامان کے عیب کو چھپانا حرام کیا ہے، اور علم ہونے کے بعد خریدار سے عیب چھپانا حرام کیا ہے تو پھر نکاح میں عیب کے متعلق کیا خیال.

اور پھر جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا نے معاویہ یا ابو جہم سے شادی کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے اسے فرمایا تھا:

" رہا معاویہ تو وہ فقیر اور تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی ہی نہیں رکھتا "

تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح میں عیب اولی اور اوجب ہے، تو پھر اسے کس طرح چھپایا جا سکتا ہے اور اس میں کیسے تدلیس کی جا سکتی ہے، اور پھر اس سے شدت نفرت ہونے کے باوجود اسے کیسے گردن کا طوق بنایا جا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد ( 5 / 168 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو وہ عیب شمار ہوتا ہے، اور بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں فائدہ و خدمت اور اولاد پیدا کرنا اہم چیز شمار ہوتی ہے، اور یہ اہم ترین مقاصد ہیں، اس لیے جب

ان مقاصد کے لیے کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہو گا.

اس بنا پر اگر بیوی خاوند کو بانجھ پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب شمار ہو گا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 5 / 274 ) طبع مرکز فجر.

واللہ اعلم .